از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی رام ساکھی دیوی وغیرہ۔

بنام

سٹیٹ آف یو۔پی و دیگران وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 20 مارچ 1997

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

یو۔پی۔ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ 1921 / یو۔پی۔ سیکنڈری ایجوکیشن (سروس کمیشن) ایکٹ 1982:

دفعہ 16E / دفعہ 10 — جونیئر ہائی اسکول۔ہائی اسکول کے طور پر درجہ بلند کرنا۔ہیڈ ماسٹر کی تقرری۔مینجنگ کمیٹی نے اس عہدے کا اشتہار دیا اور اپیل کنندہ کا انتخاب کیا، جو سابقہ جونیئر ہائی اسکول کی صدر معلمہ تھی۔اسکولوں کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے توثیق نہیں کی۔اپیل کنندہ کی طرف سے رٹ پٹیشن۔عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔قرار پایا کہ، اگرچہ عدالت عالیہ رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے کے اپنے پہلے فیصلے پر عمل کرنے میں درست نہیں ہو سکتی، لیکن مینجنگ کمیٹی کے ذریعے اپیل کنندہ کے انتخاب کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔1982 کے ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت ہر ادارے کو کمیشن کو خالی آسامیوں کے بارے میں مطلع کرنے کا حکم سنایا گیا ہے اور کمیشن تشہیر کرے گا اور تمام اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کرے گا تا کہ باصلاحیت امیدوار کا انتخاب کیا جا سکے۔1985 کی ترمیم کے بعد، دفعہ 16E کے تحت انتخابی کمیٹی تشکیل دینے کا انتظامیہ کا اختیار چھین لیا گیا ہے۔اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 16E کے تحت بنائے گئے ضابطوں کی دفعہ 33A کے تحت مستقل نہیں کیا جا سکا۔ضابطوں کے دفعہ 33A کا سہارا معمولی طور پر لیا جانا چاہیے نہ کہ معمول کے طور پر۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 472، سال 1986 وغیرہ۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P نمبر 10982، سال 1985 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ٹی این سنگھ، بی ایم شرما اور ایس این سنگھ۔

آر بی مشرا کے لیے آر سی ورما، (پرمود سوروپ) (این پی) اور جواب دہندگان کے لیے مسز رانی چھابرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

سی اے نمبر 86/472:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 6 نومبر 1985 کو دیوانی متفرق رٹ پٹیشن نمبر 85/10982 میں دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ کو جونیئر ہائی اسکول، کملانہرو کنیا ودیالیہ، شیو شنکری دھام پچھیوارا چنال مرزاپور کی صدر معلمہ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا جسے جولائی 1982 میں ہائی اسکول کے طور پر اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ مینجنگ کمیٹی نے یو پی انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ 1921 کے تحت اخبارات کے بذریعے امیدواروں کے انتخاب کے لیے اشتہار دیا، ظاہر ہے، دفعہ 16E کے تحت۔ کمیٹی نے 17 دسمبر 1983 کو اپیل کنندہ کا انتخاب کیا تھا اور اپیل کنندہ کو سبکدوش کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ چونکہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر کی طرف سے توثیق نہیں کی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا تھا۔ عدالت عالیہ نے جے پرکاش شرما بنام اسٹیٹ آف یو پی دیگران ادرز ڈبلیو پی (نمبر 85/174) میں اپنے پہلے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اگرچہ عدالت عالیہ رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے کے اپنے فیصلے پر عمل کرنے میں درست نہیں ہو سکتی، لیکن حقائق پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نتیجہ میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ یو پی سیکنڈری ایجوکیشن (سروسز کمیشن) ایکٹ، 1982، 14 جولائی 1981 سے نافذ ہوا تھا۔ ایکٹ کا دفعہ 10 شیڈول میں مذکور اساتذہ کے عہدوں پر تقرری کے مقصد کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ اس طرح بیان کرتا ہے:

"(1) شیڈول میں مخصوص استاد کی تقرری کے مقصد کے لیے انتظامیہ کمیشن کو اس خالی جگہ کے بارے میں اس طریقے سے اور اس عہدے یا اتھارٹی کے بذریعے مطلع کرے گی جو مقرر کیا جائے۔

(2) ایسے اساتذہ کے عہدوں پر تقرری کے لیے امیدواروں کے انتخاب کا طریقہ کار ایسا ہو گا جو مقرر کیا جائے:

بشرطیکہ کمیشن باصلاحیت افراد کو مدعو کرنے کے مقصد سے ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفائی کی گئی آسامیوں کی ریاست میں وسیع تشہیر کرے گا۔

اس طرح یہ واضح ہے کہ دفعہ 10 میں دو مراحل کا تصور کیا گیا ہے، یعنی ہر ادارے کو حکم سنایا گیا ہے کہ وہ کمیشن کو ایسے افسر یا اتھارٹی کے بذریعے خالی آسامیوں کے بارے میں مطلع کرے جو مقرر کیا جائے۔ سروس کمیشن، انتخاب سے پہلے، تمام اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کر کے وسیع تشہیر کرے گا تاکہ باصلاحیت امیدوار اس عہدے پر منتخب ہونے کے لیے درخواست دیں۔ اگرچہ اس دفعہ میں ترمیم ایکٹ 12، سال 1985 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، لیکن یہ متعلقہ نہیں ہے اور اس معاملے پر اس کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس کا متن حسب ذیل ہے:

" انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ، 1921 یا اس کے تحت بنائے گئے ضابطوں میں اس کے برعکس کچھ بھی ہونے کے باوجود، لیکن 10 جولائی 1981 کو یا اس کے بعد دفعات 18، 21B، 21C، 21D، 33 اور 33A کی توضیعات کے تابع انتظامیہ کے ذریعے صرف کمیشن کی سفارش پر بنایا جائے۔

(b) شیڈول میں مذکور استاد کی ہر تقرری، یکم جولائی 1981 کو یا اس کے بعد، انتظامیہ کے ذریعے صرف بورڈ کی سفارش پر کی جائے گی۔

اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ مذکورہ ترمیم ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد، یوپی انٹرمیڈیٹ ایکٹ کی دفعہ 16E کے تحت انتخابی کمیٹی تشکیل دینے کا انتظامیہ کا اختیار چھین لیا گیا ہے۔ اس کے بجائے، انتخاب صرف ایکٹ کے تحت کمیشن کے بذریعے کیا جاتا ہے اور منتخب امیدوار کا تقرر اس کی سفارش پر کیا جائے گا اور کسی اور طریقے سے نہیں۔ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ 1921 کے تحت اسکول کا انتخاب غیر قانونی ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اس طرح کی ایڈہاک تقرریوں کو باقاعدہ بنانے کے لیے یوپی انٹرمیڈیٹ ایکٹ کی دفعہ 16E کے تحت بنائے گئے ضابطہ بندی کی دفعہ 33A پر انحصار کرنے کی کوشش کی ہے۔ بلاشبہ، ایکٹ کے آغاز سے پہلے براہ راست مقرر کردہ ہر استاد، دوسرے لفظوں

میں، ایڈہاک کی بنیاد پر، بنیادی خالی جگہ کے خلاف، دفعہ 33A کے تحت باقاعدہ کیا جا سکتا ہے؛ لیکن اسے معمول کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ انتظامیہ کے لیے کمیشن کو مطلع کرنا لازمی ہے اور اگر کمیشن مناسب وقت کے اندر منتخب امیدواروں کی سفارش کرنے سے قاصر ہے تو ایڈہاک بنیاد پر مقرر کردہ کسی بھی امیدوار کو ٹھوس صلاحیت میں مقرر کیا گیا سمجھا جائے گا۔ دفعہ 33A کا سہارا معمولی طور پر لیا جانا چاہیے نہ کہ معمول کے طور پر۔ اگر دفعہ 33A کو معمول کے طور پر اپنایا جاتا ہے، تو ایکٹ کے تحت زیر غور انتخاب کے پورے عمل کو ایک مہذب تدفین دی جائے گی اور غیر قانونی تقرریوں کو قانونی حیثیت حاصل ہو گی۔ ان حالات میں، ہم نہیں سمجھتے کہ وکیل کا یہ دعوی درست ہے کہ اپیل کنندہ کو ضابطہ بندی کی دفعہ 33A کے تحت باقاعدہ بنایا جا سکتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

سی اے نمبر 1825/86:

چونکہ اپیل غیر مؤثر ہو چکی ہے، اس لیے اسے خارج کیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں خارج ہوئے۔